کیچوا (Earthworm) ملی ہوئی دوا کھانے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر:SAR-7938

تاریخ اجراء: 19 ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/19 جولائی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ شوگر یا دیگر کچھ امراض کے لیے دواؤں میں خشک خراطین (کیچوا/Earthworm) کو پیس کر یوں ملایا جاتا ہے کہ وہ دوا کے اَجزاء میں مکمل طور پر مکس ہو جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ خشک خراطین پر مشتمل دوائی کو کھانا، جائز ہے یا نہیں، جبکہ جن اَمراض میں یہ استعمال کیا جاتا ہے، اِس کے علاوہ بھی علاج موجود ہیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس دوا میں خراطین کو پِیس کر شامل کیا گیا، اُس دوا کو استعمال کرنا حلال نہیں، کیونکہ "خراطین" "حشرات الارض" میں سے ہے اور تمام "حشرات الارض" حرام ہیں، لہذا جب اِسے پِیس کر دوا میں شامل کر دیا گیا، تو اُس دوا کا کھانا بھی حرام ٹھہرا۔

علامہ ابو المَعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:616ھ/1219ء) لکھتے ہیں: "یجب أن یعلم بأن الحیوانات علی أنواع: منھا ما لا دم لہ نحو الذباب والزنبور والسمک والجراد وغیر ذلک، ولا یحل تناول شيء منھا إلا السمک والجراد" ترجمہ: لازم ہے کہ جان لیا جائے کہ حیوانات کی چند اقسام ہیں۔ پہلی یہ کہ جن میں خون نہیں ہوتا، مثلاً: مکھی، بِھڑ، مچھلی اور ٹڈی وغیرہا۔ اِن میں سے مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ کسی کا بھی کھانا حلال نہیں۔ (المحیط البرھانی، جلد6، کتاب الصید، صفحہ57، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ اَحمد طَحْطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: "کذا جمیع ما لا دم لہ، فأکلہ مکروہ لأنہ کلہ مستخبث فیدخل تحت قولہ عز وجل ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ إلا الجراد فإنہ مخصوص بالحدیث" ترجمہ: اور اسی طرح تمام وہ جانور جن میں خون نہیں ہوتا، اُن کو کھانا بھی حلال نہیں،

کیونکہ یہ سب خبیث ہیں، چنانچہ یہ اللہ تعالی کے فرمان ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ کے تحت داخل ہیں، مگر ٹڈی کہ وہ نصِ حدیث کی بنیاد پر مستثنٰی ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد10، صفحہ602، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1340ھ/1921ء) سے سوال ہوا کہ ”خراطین یا کسی مکروہِ تحریمی شے کا جلا کر کھانا یا جس چیز میں جلائی ہے، اُس کا کھانا کیسا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جواب دیا: ”حرام شے جلنے کے بعد بھی حرام ہی رہے گی اور دوسری شے میں اگر ایسی مخلوط ہو گی کہ تمیز نا ممکن ہے، تو اُسے بھی حرام کردے گی: ”اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام“ حلال اور حرام مجتمع ہوں تو حرام کو غلبہ ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ263،262، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

خراطین کے تعارف کے متعلق ”معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ“ میں ہے: ”دود الأرض، دیدان طِوال تکون في طین الأنهار، یستعملها الناسُ طُعْمًا لصید الأسماک“ ترجمہ: زمینی کیڑا ہے۔ عموماً نہروں کی مٹی میں پایا جاتا ہے اور لمبا ہوتا ہے۔ لوگ اِسے مچھلیوں کے شکار کے لیے، مچھلیوں کا کھانا بنا کر استعمال کرتے ہیں۔(معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، جلد1، صفحہ632، مطبوعہ دار عالَم الکتب)

ایک سوال:

جن کیڑوں میں خون نہ ہو، وہ طبعاً مرنے کے باوجود بھی پاک رہتے ہیں، لہٰذا جب وہ پاک ہیں، تو خود اُن کا کھانا یا کسی چیز میں شامل کر کے کھانا حلال کیوں نہیں؟

اِس کے جواب سے پہلے دو ضابطے جان لیجیے:

(1) طہارت اور حِلَّت، دو جدا چیزیں ہیں، لہٰذا اصول جان لیجیے کہ خباثت اور حلت ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتی، البتہ خباثت وطہارت اکٹھی ہو سکتی ہیں، چنانچہ حشرات الارض پاک ہیں، مگر علتِ خبث کی بنیاد پر اُن کا کھانا حرام ہے، چنانچہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”أن هذه الدودة إن لم یکن لها نفس سائلة **تکون میتتها طاهرة** کالذباب والبعوض **وإن لم یجز أکلها**“ ترجمہ: یہ کیڑا کہ اگرچہ اِس میں بہنے والا خون نہیں، اِس کا مردار بھی پاک ہے، مثلاً: مکھی اور بھڑ وغیرہا، اگرچہ اِن کا کھانا حلال نہیں۔(ردالمحتار مع درمختار، جلد7، صفحہ235، مطبوعہ کوئٹہ)

(2) طہارت کے لیے حِلَّت لازم نہیں کہ جو شے بھی پاک ہو، وہ لازمی طور پر حلال بھی ہو، جیسا کہ تمام بحری حیوانات پاک ہیں، مگر مچھلی کے سوا حلال نہیں ہیں۔ یونہی خباثت کے لیے نجاست بھی لازم نہیں، کہ جو چیز بھی خبیث ہو، وہ نجس بھی ضرور ہو، جیسا کہ کیڑے مکوڑوں میں خبث موجود ہے، مگر ناپاک اور نجس نہیں ہیں۔

مذکورہ ضابطوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ خراطین اگرچہ مرنے کے بعد بھی پاک ہی رہتے ہیں، لیکن اِن کا کھانا حلال نہیں ہوتا، کیونکہ پاک ہونا ایک جدا چیز ہے اور کھانے کے لیے حلال ہونا، بالکل الگ چیز ہے۔

تتبع کلماتِ فقہاء کے بعد ذیل میں اُن اشیاء کو ذکر کیا جارہا ہے جو پاک تو ہیں، مگر حلال نہیں:

(1) مہلک زہر، کہ پاک ہے، مگر کھانا حلال نہیں، چنانچہ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکھا: "السم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر" ترجمہ: مہلک زہر، کہ وہ حرام ہونے کے باوجود پاک ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد10، کتاب الاشربۃ، صفحہ44، مطبوعہ کوئٹہ)

(2) بحری حیوانات پاک ہیں، مگر مچھلی کے سوا حلال نہیں، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "أما الذي يعيش في البحر فجميع ما في البحر من الحيوان يحرم أكله إلا السمك خاصة فإنه يحل أكله" ترجمہ: جو حیوانات سمندری ہیں، وہ سب حرام ہیں، سوائے مچھلی کے، یعنی مچھلی اُن میں سے حلال ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد5، کتاب الذبائح، صفحہ289، مطبوعہ کوئٹہ)

(3) جن میں دمِ سائل نہ ہو، وہ پاک ہیں، مگر حلال نہیں، چنانچہ مہذِّب مذہب مہذَّب، امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 189ھ/804ء) لکھتے ہیں: "أرأيت إن وقع في إنائه ذباب أو زنبور أو عقرب أو خنفساء أو جراد أو نمل أو صراصر فمات فيه أو وجد ذلك في الحب ميتا هل يفسد ذلك الماء؟ قال: لا. قلت: لم؟ قال: لأنه ليس له دم، فلا بأس بالوضوء منه. قلت: و كذلك كل شيء ليس له دم؟ قال: نعم" ترجمہ: آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر برتن میں مکھی، بِھڑ، بچھو، بھنورا، ٹڈی، چیونٹی یا کھٹمل گر جائے اور اُسی میں مر جائے یا اِن میں سے کوئی چیز "حب" (برتن کی ایک قسم) میں مری ہوئی پائی جائے، تو کیا وہ پانی کو ناپاک کر دے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: کیونکہ اُس میں خون نہیں، لہذا اُس پانی سے وضو کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا ہر غیر دَمْوِی کا یہی حکم ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ (کتاب الاصل، جلد1، صفحہ28، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی)

(4)غیر ماکول اللحم کو جب ذبح شرعی کیا جائے، تو دمِ مسفوح کے علاوہ اُس کے تمام اعضاء پاک ہو جاتے ہیں، البتہ خنزیر ذبح کے بعد بھی ناپاک ہی رہتا ہے۔ علامہ مجد الدین موصلی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:683ھ/1284ء) لکھتے ہیں:"إذا ذبح ما لا يؤكل لحمه طهر جلده ولحمه إلا الخنزير والآدمي فإن الذكاة لا تعمل فيهما، لأن الذكاة تزيل الرطوبات وتخرج الدماء السائلة، وهي المنجسة لا ذات اللحم والجلد فيطهر كما في الدباغ" ترجمہ: جب غیر ماکول اللحم کو ذبح کیا جائے، تو اُس کی جلد اور گوشت دونوں پاک ہو جاتے ہیں، سوائے خنزیر اور آدمی کے، کیونکہ اِن میں ذبح کرنا بصورتِ طہارت مؤثر نہیں۔ (غیر ماکول اللحم) کے پاک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ذبح شرعی رطوبتوں کو زائل کر دیتا اور بہنے والے خون کو خارج کر دیتا ہے اور یہی نجس ہوتا ہے، گوشت اور جلد نجس نہیں ہوتی، لہذا وہ پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ دباغت کا مسئلہ ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد5، صفحہ15، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

(5)مردار کے بال اور خشک ہڈیاں پاک ہیں، حلال نہیں۔ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:"أما عظم الميتة وعصبها۔۔۔فيجوز بيعها، والانتفاع بها۔۔۔بناء على أن هذه الأشياء طاهرة عندنا" ترجمہ: مردار کی (خشک) ہڈی، پٹھے وغیرہا کی خرید و فروخت جائز ہے اور اُن سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں ہم احناف کے نزدیک پاک ہیں۔ (بدائع الصنائع، جلد6، کتاب البیوع، صفحہ557، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(6)حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے، مگر کھانا، جائز نہیں، چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:"ما يؤكل لحمه كالحمام والعصفور ونحوها وخرؤها طاهر عندنا" ترجمہ: وہ پرندے کہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، جیسا کہ کبوتر، چڑیا یا اِن کے علاوہ دیگر حلال پرندے، اُن کی بیٹ ہمارے نزدیک پاک ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد1، کتاب الطہارۃ، صفحہ366، مطبوعہ کوئٹہ)

(7)کسی انسان کو آنے والی قلیل قے یا جلد سے معمولی سا خون چمکا، تو وہ نجس نہیں، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"ما يخرج من بدن

الإنسان إذالم يكن حدثا لا يكون نجسا كالقيء القليل والدم إذالم يسل"ترجمہ: جو انسان کے بدن سے نکلے، اگر وہ ناقضِ نہیں، تو وہ نجس بھی نہیں، جیسا کہ تھوڑی قے اور وہ خون کہ جو سائل (بہنے والا) نہ ہو، صرف اپنے موضع پر چمکے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد1، کتاب الطھارۃ، صفحہ10، مطبوعہ کوئٹہ)

(8) جامِد شے بقدرِ نشہ، علامہ شامی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکھا: "أما الجامدات فلا يحرم منها الا الكثير المسكر، ولا يلزم من حرمته نجاسته كالسم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر" ترجمہ: جامِد نشہ آور چیزوں کی کثیر مقدار ہی حرام ہوتی ہے۔ یادرہے کہ اِس کے حرام ہونے سے اِس کا نجس ہونا لازم نہیں آتا، جیسا کہ مہلک زہر، کہ وہ حرام ہونے کے باوجود پاک ضرور ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد10، کتاب الاشربۃ، صفحہ44، مطبوعہ کوئٹہ)

(9) نباتات بقدرِ نشہ، کہ یہ حرام ضرور ہیں، مگر ناپاک نہیں، چنانچہ علامہ شامی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ہی لکھا: "لم نر أحدا قال بنجاستها ولا بنجاسة نحو الزعفران مع أن كثيره مسكر" ترجمہ: ہم نے کسی ایک کو بھی اِس (بھنگ، افیون) کے نجس ہونے کا قائل نہیں دیکھا اور نہ ہی زعفران کی نجاست کا قائل دیکھا، حالانکہ اِس کی کثیر نشہ آور مقدار کا استعمال حرام ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد10، کتاب الاشربۃ، صفحہ43، مطبوعہ کوئٹہ)

(10) زندہ جانور سے الگ کیا ہوا ایسا عضو کہ جس میں خون نہ ہو، جیسے بال، ناخن، وہ پاک ہے، مگر حلال نہیں، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں: "إن كان المبان جزءا فيه دم كاليد والأذن والأنف ونحوها، فهو نجس بالإجماع، وإن لم يكن فيه دم كالشعر والصوف والظفر، فهو طاهر عندنا" ترجمہ: زندہ سے جدا کردہ جز میں اگر خون ہو، مثلاً: ہاتھ، کان، ناک وغیرہا، تو وہ جدا کردہ عضو بالاجماع نجس ہے اور اگر اُس میں خون نہ ہو، مثلاً: بال، اون اور ناخن، تو وہ ہمارے نزدیک پاک ہے۔ (بحرالرائق، جلد1، صفحہ113، مطبوعہ دارالکتاب السلامی)

تلك عشرة كاملة: اِن دس پوائنٹس میں موجود اشیاء کے علاوہ دیگر بھی بہت ساری چیزیں عباراتِ فقہاء میں موجود ہیں کہ جو پاک ہیں، مگر حلال نہیں، بطورِ دلیل ونظیر، یہ دس نکات کافی ہیں۔

الغرض! مذکورہ بالا کلام وجزئیات سے واضح ہوا کہ کسی چیز کا پاک ہونا، حلال ہونے کو مستلزم نہیں، لہٰذا اِسی طرح خراطین بھی پاک ضرور ہے، کہ اُس میں خون نہیں، مگر اُس کا کھانا حلال نہیں، لہٰذا اُسے دوا میں شامل کرکے اُس دوا کو کھانا بھی ناجائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net